ہمارا آسان مذہب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ دِينَنَا دِينَ الْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَضَمَّنَهُ مَعَانِيَ الرِّفْقِ وَالتَّيْسِيرِ وَالرَّحْمَةِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ:

پس میں خود سمیت آپ سب کو اپنے رب اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ، اس کی اطاعت کرتے رہیں ، اور اس کی عبادت پر ڈٹے رہیں ، اور اس کے دین پر شکر ادا کرتے رہیں ، یہ دہراتے ہوئے : **(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ)**[1]. ترجمہ : "تمام شکر اللہ کا ہے ، جس نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا ۔ اگر اللہ ہمیں نہ پہنچاتا تو ہم کبھی منزل تک نہ پہنچتے " ،

(1) الأعراف: 43.

تاکہ آسائیشوں والی جنت کو پا سکیں ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے : (وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ* جَنَّاتُ عَدْنٍ)(1). ترجمہ : ”اور متقی لوگوں سے پوچھا گیا کہ: “ تمہارے پروردگار نے کیا چیز نازل کی ہے ؟ “ تو انہوں نے کہا ” خیر ہی خیر اتاری ہے - ”(اس طرح) جن لوگوں نے نیکی کی رِوش اختیار کی ہے ، ان کیلئے اس دنیا میں بھی بہتری ہے ، اور آخرت کا گھر تو ہے ہی سراپا بہتری ، یقینا متقیوں کا گھر بہترین ہے - ہمیشہ ہمیشہ بسنے کیلئے باغات “

پیارے نمازی بھائیو! ہم ابھی تک عید کی خوشیاں منا رہے ہیں ، یہ عید کے اقدارو مقاصد اور ہمارے آسان دین کی خوبیوں کو یاد کرنے کا ایک سنہری موقع ہے ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے «أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ»(2). ترجمہ : ”اللہ کے

(1) النحل: 30، 31.
(2) البخاري: 215/1.

یہاں پسندیدہ دین وہ ہے جس میں نرمی اور سہولت ہو "۔ بے شک اللہ جل شأنہ نے ہمیں ایک ایسے دین سے نوازا ہے جو سراسر خوبیوں سے بھرا ہوا ہے ، چنانچہ اپنے آخری نبی کو ہماری طرف بھیجا ، تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ۔ پس رحمت ہمارے دین کا شعار اور ہمارے اخلاق کی بنیاد بن گئی ، جس کے ذریعے ہم چھوٹے بڑوں کے ساتھ پیش آتے ہیں ۔ اور غریب و لاچار کی مدد کرتے ہیں، اور کیوں نہ ہو ؟ ، جبکہ ھمارے رب نے دینی معاملات ھمارے ذمے لگانے میں ھمارے ساتھ رحمت اور نرمی کا معاملہ کیا ہے (وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ)[1]، ترجمہ :"اور تم پر دین کے معاملے میں کوئی تنگی نہیں رکھی " ،اور احکام کے سلسلے میں آسانی کا (يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ)[2]. ترجمہ : " اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے ، اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا " ۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : «إِنَّ

(1) الحج: 78.
(2) البقرة: 185.

الدِّينَ يُسْرٌ»[1]. ترجمہ : "بے شک دین آسان ہے "، لہذا اگر کسی کیلئے کوئی فرض عبادت دشوار ہو تو اس کیلئے یا تو کفارہ کو مشروع کیا گیا یا پھر سہولت دے دی اس کی ادائیگی میں یا اس پر سے وجوب کو ساقط کردیا ہے ﴿رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ﴾[2] ترجمہ : " یہ سب کچھ آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر ہوا ہے" ۔ اور ہر انسان کیلئے وہ طریقہ طے کر رکھا ہے جو اس کے مناسب ہو ۔ ہر ایک کی حالت ، توانائی ، صلاحیت اور قابلیت کے مطابق اور یہ کہ وہ بوڑھا ہے کہ بچہ ، کمزور ہے کہ طاقتور ۔

اللہ کے پیارے بندو! : اچھے اخلاق کا حامل ہونا ہمارے دین کی خوبیوں میں سے ہے ،پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : «إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ»[3] **ترجمہ : "مجھے اچھے اخلاق کو مکمل**

(1) البخاري: 39.
(2) الإسراء: 87.
(3) الأدب المفرد: 273.

کرنے کیلئے بھیجا گیا ہے "۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صلہ رحمی کی تاکید فرمائی ہے جن کی اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب میں یہ کہتے ہوئے تعریف فرمائی ہے **(وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ)**[1].

ترجمہ : "اور یقینا تم اخلاق کے اعلی درجے پر ہو "۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ ہم پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں ، مہمانوں کا اکرام کریں ، آس پاس والوں سے نرمی کا معاملہ کریں اور خوشی اور سلامتی کو اپنے معاشرے میں پھیلائیں ، کیونکہ ہمارا دین سلامتی والا دین ہے اور اس کا استقبال سلام کرنا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : **«لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»**[2] **ترجمہ : " تم جنت میں اس وقت تک نہیں داخل ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی**

---

(1) القلم: 4.
(2) مسلم: 93.

چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اپنا لو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے! آپس میں سلام کو عام کرو"۔ اور یہ وہی معانی ہیں جن کے ساتھ ہم نے ابھی قریب میں عید منائی ہے ، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی اطاعت کی اور مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی توفیق دے - **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)**[1].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(1) النساء: 59.

دوسرا خطبہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَمُصْطَفَاهُ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنِ اهْتَدَى بِهُدَاهُ.

اے ایمان والو!: بے شک ہمارے دین کا ایک اہم مقصد اطاعتوں کا تسلسل ہے ۔ رمضان کا مہینہ ہم سے رخصت ہوا ، جو کہ نیکی ، احسان اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا مہینہ تھا ، پس ہمیں چاہئے کہ پورا سال ہم اس مقصد سے آراستہ رہیں ، اور یہ قربتیں ہمیشہ جاری رکھیں، اور نیکیاں کرنے میں لگے رہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلتے ہوئے ، امی عائشہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں پوچھا گیا : آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : «كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً». ترجمہ :آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے : «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، وَإِنْ قَلَّ»[1]. ترجمہ

---

(1) متفق عليه.

: ”اللہ کے یہاں پسندیدہ عمل وہ ہے جس کا کرنے والا اسے ہمیشگی سے کرے اگرچہ وہ توڑا ہی کیوں نہ ہو“

فَاللَّهُمَّ أَصْلِحْ لَنَا دِينَنَا الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِنَا، وَأَصْلِحْ لَنَا دُنْيَانَا الَّتِي فِيهَا مَعَاشُنَا، وَأَصْلِحْ لَنَا آخِرَتَنَا الَّتِي فِيهَا مِعَادُنَا، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لَنَا فِي كُلِّ خَيْرٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى نَبِيِّكُمْ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَرَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ

ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ والْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.